سوال

(152) نماز تراویح اور فیشنی امام

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک حافظ پانچ وقتی نماز کا پابند نہیں۔ صرف رمضان کے دنوں میں پابندی کرتا ہے۔ اس کے بعد اکثر اوقات بے نماز رہتا ہے۔ کیا رمضان میں اس کو امام التراویح مقرر کیا جا سکتا ہے؟ نیز وہ ہمیشہ انگریزی حجامت بنواتا ہے؟ (سائل نیکے از چک نمبر ۲۳ جنوبی ضلع سرگودھا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نمازوں میں سستی کرنے والا اور انگریزی بال بنانے والا اس قابل نہیں ہے کہ اسے امامت نماز کے منصب پر مقرر کرنے کا اہل سمجھا جاسکے۔ کیونکہ امامت کا منصب جلیل اتنا مقدس اور اہم ہے کہ اسلامی شکل و صورت رکھنے والا متقی آدمی بھی جب قبلہ رخ تھوکنے کا ارتکاب کرے تو اسے امامت سے معزول کردیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے:

عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ: "لَا يُصَلِّي لَكُمْ" فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "نَعَمْ"، وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: "إِنَّكَ آذَيْتَ اللہ ورسوله. (اخرجه ابوداؤد وسکت علیه والمنذری) عون المعبود: ص ۱۸۱ ج ۱، نیل الاوطار: ص ۱۸۶ ج ۳ باب ماجاء فی امامة الفاسق۔)

'ایک شخص نے لوگوں کو نماز پڑھاتے ہوئے قبلہ کی جانب تھوک دیا جب کہ نبی کریم ﷺ بھی دیکھ رہے تھے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں یہ شخص دوبارہ نماز نہ پڑھائے، چنانچہ جب وہ امام دوبارہ جماعت کرانے پر تیار ہوا تو لوگوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھنے سے انکار کرتے ہوئے اسے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے تمہیں امامت سے معزول کردیا ہے۔ جب اس نے آنحضرت ﷺ سے رابطہ قائم کیا تو آپ ﷺ نے ہاں میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہا کہ تم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو تکلیف دی ہے۔''

یہ حدیث ابن حبان میں بھی ہے۔ (عون المعبود) نیز دیکھیے زوائد ابن حبان (ص ۲۰۳)

دوسری حدیث:

عَنْ عَبْدِ اللہِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّي لِلنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ، فَتَفَلَ فِي الْقِبْلَةِ وَهُوَ يُصَلِّي لِلنَّاسِ، فَلَمَّا كَانَ صَلَاةُ الْعَصْرِ أَرْسَلَ إِلَى آخَرَ، فَأَشْفَقَ الرَّجُلُ الْأَوَّلُ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللہِ أَنَزَلَ فِيَّ؟ قَالَ: «لَا، وَلَكِنَّكَ تَفَلْتَ بَيْنَ يَدَيْكَ، وَأَنْتَ تَؤُمُّ النَّاسَ، فَآذَيْتَ اللہَ وَمَلَائِكَتَهُ. (رواه الطبرانی فی الکبیر باسناد جید (عون) المعبود

ج ١ ص ١٨١)

’’ظہر کی نماز پڑھانے کےلئے آنحضرتﷺ نے ایک آدمی مقرر فرمایا تو اس نے نماز پڑھاتے ہوئے قبلہ کی طرف تھوک دیا۔ اس پر نبیﷺ نے اس کے اس فعل کی وجہ سے عصر کی نماز کےلئے دوسرے آدمی کو مقرر کر دیا۔ جب اس شخص نے آپﷺ سے وجہ پوچھی تو آپﷺ نے فرمایا کہ تو نے نماز کے دوران قبلہ رو تھوک کر اللہ اور ملائکہ کو تکلیف دی ہے‘‘

جب کہ متقی پرہیز گار شخص کو ادنیٰ سی سستی (قبلہ رخ تھوکنا) کی وجہ سے امامت سے معزول اور الگ کیا جا سکتا ہے تو پھر ایسا حافظ قرآن جو صرف رمضان میں پابند صلوۃ ہو اور مزید برآن انگریزی بال رکھتا ہو وہ امامت کا اہل کیسے ہو سکتا ہے۔ حق امامت صرف افضل اور بہتر شخص کو ہی پہنچتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے :

أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيّ، وَكَانَ، بَدْرِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «إِنْ سَرَّكُمْ أَنْ تُقْبَلَ صَلَاتُكُمْ، فَلْيَؤُمَّكُمْ خِيَارُكُمْ، فَإِنَّهُمْ وُفُودُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ۔ (اخرجہ الحاکم فی ترجمۃ مرثد الغنوی (نیل الأوطار : ص ١٨٦ ج ٣)

’’اگر تمہیں یہ پسند ہے کہ تمہاری نمازیں قبول کر لی جائیں تو پھر ضروری ہے کہ تمہارے امام سب سے بہتر اور پسندیدہ لوگ ہوں، کیونکہ امام تمہارے اور اللہ کے درمیان سفیر ہوتے ہیں۔‘‘

نیز حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما میں ہے :

قال قال رسول اللہﷺ اِجْعلُوا ئمتکُم خِیَارَکُم فانَّھُم وَفدکُم فیمَا بَینکُم وَبَینَ رَبکُم۔ (رواہ الدارقطنی وفی اسنادہ سلام بن سلیمان وھو ضعیف، کذا فی النیل : ص ١٨٤ ج ٣)

نیز نیل الاوطار میں ہے کہ اختلاف اشراط عدالت میں ہے، نفس صحت نماز میں نہیں۔

لاَن کُلَّ مَن صَحتصُلوته لنفسه صحت لغیره (ص ١٨٠ ج ٣)

بہر حال نمازوں کی پابندی نہ کرنے والا اور انگریزی بالوں والا حافظ قرآن چونکہ خود نماز کا چور اور نافرمان رسولﷺ ہے لہٰذا ایسے شخص کو امام نہیں بنانا چاہیے۔ گو غیر اختیاری حالات میں یا اتفاقاً کبھی موقع پیش آ جائے تو نماز اس کے پیچھے ہو جائے گی، تاہم اس سے بہتر شخص کی اقتدار میسر ہو تو اولیٰ وہی ہو گی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص492

محدث فتویٰ